یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے۔

R.L.N. 352

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے عـــہ

والیان ریاست سے ــــلعــہ

رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ــــہ

ممالک غیر سے سالانہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونا چاہئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً ... دنیوی خدمات کرنا۔

... گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی ...

قواعد و ضوابط

... پیشگی آنی چاہئے۔

... وغیرہ واپس ہونگے۔

(۴) نامہ نگاروں کی مجریں اور مضامین ... بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

اہلحدیث

نمبر ۲۴ | امرتسر مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۲۵ صفر ۱۳۲۴ھ ہجری | جلد ۳

دہرمپال کا مکر

کبھی معشوق سے وہ بھی جواب عاشق کہاں تک
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

مہاشہ دہرمپال آریہ نے اسلام چھوڑنے اور آریہ بننے کی وجوہات میں جو ایک مختصر سا رسالہ (ترک اسلام) شائع کیا تھا۔ اس میں سب سے زبردست اور پہلا اعتراض قرآن شریف پر یہ تھا۔ کہ قرآن میں خدا تعالیٰ کی نسبت مکر کا لفظ آیا ہے یعنی لکھا ہے کہ خدا نے مکر کیا۔ اسکا جواب ہم نے ترک اسلام میں دیا تھا کہ لفظ مکر کے معنی عربی میں کچھ ناپسند نہیں۔ البتہ اردو فارسی کے استعمال میں کچھ کراہت ہے۔ عربی میں اسکے معنے صرف مخفی طور پر کام کرنیکے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے سب کام مخفی ہوتے ہیں اسلئے خدا کی نسبت قرآن شریف میں مکر کا اطلاق ہوا ہے۔ مگر اردو فارسی میں دہوکہ دینے کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس استعمال کا قرآن ذمہ دار نہیں۔ ایسا ہوتا بھی ہے کہ ایک زبان کا لفظ دوسری زبان میں جب جاتا ہے۔ تو بعض اوقات اس کے معنے میں تغیر آجاتا ہے۔ یہ ہے اس تقریر کا خلاصہ جو ترک اسلام میں ہم نے لکھی تھی مہاشہ دہرمپال جی نے اسکا جواب لکھا تھا کہ:-

فی زمانہ بھی سینکڑوں الفاظ ایک زبان سے دوسری میں جا رہے ہیں گو انکو حروف ہجا میں کچھ فرق آجاتا ہو۔ مگر مفہوم وہی رہتا ہے جو پہلی زبان میں تھا مثلاً ہندی لفظ ڈکیتی کو انگریزی زبان والوں نے ڈیکائٹی Decoity بنایا۔ اسی طرح ڈاکو سے ڈیکائٹ Decoit علیٰ ہذا القیاس لوٹ سے لوٹ Loot کر لیا۔ اسی طرح ہندی والوں نے انگریزی الفاظ کو مروڑ توڑ کر اپنے ڈھب کا بنایا مثلاً ریکروٹ Recruit سے رنگروٹ۔ آرڈرلی Orderly سے اردلی۔ کیچنگ ہوس Catching house سے کانجی ہوس۔ میڈیم Madame سے میم۔ غرض انکو ادن بدلنا لینا جاری ہے۔ مگر ایک لفظ کے معنی جو ایک زبان میں ہیں۔ اسی لفظ کے وہی معنے دوسری میں ہوتے ہیں؟ (تہذیب جواب اول صفحہ ۱۲)

اس کے جواب میں پھر ہم نے تعلیم الاسلام حصہ اول میں کئی ایک مثالیں بتلائیں جنمیں تغیر معنوی ثابت ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آخر کار ہماری کوشش بارآور ہوئی کہ ہمارے دوست دہرمپال نے خود ہی اپنے اس اصول کو رد کر دیا۔

آپ اپنے رسالہ اندر بابت فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں بحر دل ... کے عنوان

سے نیچو لکھتے ہیں:-

"عزیز عربی میں زبردست کو کہتے ہیں - عام بول چال میں عزیز کے معنے پیارا کئے جاتے ہیں" صفحہ (۴۳)

پیارے پال! بتا سکتے ہو یہ تغیر اس لفظ میں کیوں ہوگیا؟ یہ تغیر تمہارے اس اصول مندرجہ تہذیب جلد اول صفحہ ۱۴ کے خلاف ہے یا نہیں جس میں تم بڑے دعوے سے لکھتے ہو کہ یہ ایک لفظ کے معنے جو ایک زبان میں ہیں اسی لفظ کے وہی معنے دوسری میں ہوتے ہیں؟

پس لفظ مکر کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے چنانچہ علماء کرام نے اسکی وجوہات مفصل لکھی ہیں۔

سماجی دوستو! دیکھا نہ یہ ہے دل جلوں کی آہ کا اثر ؎

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر + پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئو

منطق نہ پڑھو

اس عنوان سے ایک مضمون اہلحدیث کے کسی گذشتہ پرچہ میں صاحبزادہ مولوی محمد ابو القاسم بنارسی کا نکلا تھا - جس پر اڈیٹر نے از خود ہی نوٹ لگائے تھے - تاہم ہمارے چہیتے ہم عصر آرین اخباروں (مثل آریہ گزٹ لاہور) نے اس مضمون کو تمام مسلمانوں کی رائے قرار دیکر اپنے دل کے پھپھولے پھوڑے - خیر یہ تو انکی عادت ہی ہے کہ اونہیں شخصی رائے اور قومی خیال میں مطلب کے لئے تمیز ہی نہیں ہوا کرتی - تاہم اسکا جواب اہلحدیث کے ایک قابل نامہ نگار نے لکھا تھا - جسکا جواب آج پھر صاحبزادہ صاحب کی طرف سے پہونچا ہے - **وھو ھٰذا**

ناظرین! آپ نے مرزغی (دامیو ترک من منازکہ ترکی تمام شد) کا مضمون اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ مارچ میں دیکھا ہوگا - خاکسار نے جو (منطق و فلسفہ نہ پڑھو) کی مرزغی کا ایک مضمون اہلحدیث ۲۳ فروری میں لکھا تھا - اسی کی تردید میں اس کا مضمون تھا - مگر اتنا بھی یاد رکھیگا - مجیب صاحب کے جواب کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ قرآن و حدیث لیکر مت ناز کر کیونکہ اسکا زمانہ تمام ہوا - چنانچہ آپ اسکی تائید میں ایک مصرعہ بھی لائے ہیں کہ ع زمانہ باتو نسازد تو با زمانہ بساز - یعنی اگرچہ زمانہ تیری موافقت نہ کرے لیکن تو زمانہ کی موافقت کر نہیں معلوم یہ کس کلام اللہ کی آیت کی تفسیر ہے - یا کس حدیث کا مضمون ہے - اس سے مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر زمانہ میں رنڈی بازی ہوتی ہو - تو تو بھی رنڈی بازی کر - اگر زمانہ میں نیچری بنتے جاتے ہوں - تو تو بھی نیچری بنکر داڑھی مونڈا مونچھیں بڑھا - کوٹ پتلون - بوٹ پہن - شراب پی - عیاشی کر - جھوٹ بول یا نہیں تو اگر زمانہ میں آریہ بڑھتے جاتے ہوں تو تو بھی آریہ بنکر نیوگ کر۔ لاحول ولا قوۃ - چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال - ہاں تو آپکا مطلب اس مصرعہ بالا سے یہ تھا کہ قرآن و حدیث کو لیکر ناز نہ کرو - کیونکہ اب اسکا زمانہ نہیں ہے - اب منطق و فلسفہ کا زمانہ ہے - اب انکو لینا چاہئے - استغفر اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ ارشاد فرماتے ہیں ترکت فیکما امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ اسکو چنگل سے چھوڑ کر لن تضلوا سے فضلوا واضلوا بنکر کل ضلالۃ فی النار میں داخل ہو جاویں! ابتو سچ کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہیں۔ اور آپ مجیب صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ "وہ قومیں خوش نصیب ہیں جو رفتار زمانہ کا ساتھ دیتی ہیں اور جو قومیں اس کے خلاف راہ ہیں وہ بدنصیب" بہت ٹھیک جناب جو زمانہ کی موافقت نہ کریگا - وہ ضرور بزبان فحش افعالوں سے بدنصیب ہوگا۔ اور ذرا دیکھئے مجیب صاحب فرماتے ہیں کہ "قادر مطلق کا منشأ قدرت بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اقوام دنیا رفتار زمانہ سے ساز باز رکھیں اسکا بین ثبوت یہ ہے کہ پیغمبران علیہم السلام جب مبعوث ہوئے ہیں معجزات اور نشانیاں انکو اقتضائے زمانہ کے موافق عطا ہوئی ہیں" جناب من آجکل کونسا ایسا نبی مبعوث ہوا ہے کہ انکو منطق و فلسفہ کا معجزہ دیا گیا ہے جو اسپر زمانہ عمل کرے - ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین تھے تو آپ پر جو نازل ہوا ہے اور جو آپنے حکم فرمایا ہے اسپر عمل ہوگا یا زمانہ کے ڈھکوسلے منطق و فلسفہ پر۔ اور آپکے قول سے تو خود ہی آپکے دعوے کی تردید ہوتی ہے - اور آپ لکھتے ہیں کہ "اگر ایسا ہو - ویسا نہ ہو تو منطق و فلسفہ کی تحصیل واجب فرض بلکہ فرض اہم ہے" نہیں معلوم کس دلیل سے آپ نے اسپر بھی فرضیت کا سکہ جما دیا اور ذوی الفرائض میں اسکا بھی حصہ مقرر کر دیا سچ ہے ؎

جسے کہتے ہیں بے کسب کا رآشنا + ہم اسلئے بات اٹھی یار ما -

مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ذرا سا طبقات ذہبی کے صفحہ ۱۸۵ کا ملاحظہ فرمایا ہوتا کہ یہ کیا لکھتے ہیں کہ "کیا تیرا گمان ہے علم منطق اور علم جدل اور علم حکمت اوائل میں یہ سب ایسے علم ہیں کہ سلب کر لیتے ہیں ایمان کو اور پیدا کر دیتے ہیں شکوک کو"

لہ یہ مطلب غلط ہے بلکہ صحیح مطلب یہ ہے کہ سامان اور آلات جنگی و ملکی چونکہ ہر زمانہ کے الگ الگ ہیں اسلئے ان کے استعمال میں تم زمانہ کے ساتھ موافقت کرو - مثلاً پہلے زمانہ میں تیروں سے جنگ ہوتی تھی اب توپ بندوق سے یا پچھلے زمانہ میں علمی کتابیں لکھی جاتی تھیں - اب چھاپہ ہے - پس تم اونہیں پرانے تیروں اور علمی تحریروں پر جمے رہو - ورنہ حرف غلط کی طرح مٹا دئے جاؤ گے - (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اور حیرانی کو اور یہ ایسے علم ہیں کہ واللہ نہ تو صحابہ کا علم تھا۔ نہ تابعی کا۔ نہ فلاں نہ فلاں فلاں کا۔ بلکہ انکا علم قرآن وحدیث اور فقہ اور نحو تھا۔ امام ابو یوسف نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جو منطق وفلسفہ پڑھ وہ زندیق ہے۔ جناب ابن محدثوں نے تو یہاں تک کہا ہے کہ سادے کاغذ کی تعظیم کرنی چاہئے۔ اگر اس میں لفظ منطق لکھا ہو تو اس سے استنجا کرنا درست ہے اور جلال الدین سیوطی نے مفتاح العلوم میں فرمایا ہے۔ وتحرم الفلسفة كالمنطق بالاجماع السلف یعنی اجماع سلف سے جیسے منطق حرام ہے ویسے فلسفہ بھی حرام ہے اور ابجد العلوم میں لکھا ہے کہ منطقی لوگ اپنی آخری عمر میں اندھے اور بہرے اور گونگے اور کوڑھی ہوگئے تھے۔ اور ابجد العلوم صفحہ ۵۰۳ اور تاریخ ابن خلدون صفحہ ۴۵۳ میں ہے وضرر ها في الدين كثير اور ابجد العلوم صفحہ ۵۰۵ ۔ و ابن خلدون صفحہ ۴۵۴ میں ہے واما البراهين التي يزعمونها على مدعياتهم في الموجودات ويعرضونها على معيار المنطق وقانونه فهي قاصرة وغير وافية بالغرض ترجمہ لیکن وہ دلیلیں جو لوگ گمان کرتے ہیں انکو اپنے دعویٰ پر موجودات میں اور پیش کرتے ہیں انکو منطق اور اسکے قانون معیار پر۔ پس وہ منطق غرض کو نہیں پورا کرسکتی۔ اور وہ اس سے قاصر ہے تو جب ایسا ہوا تو بعد ہی اسکو فرماتے ہیں۔ فوجب علينا تركها یعنی اب اسکا چھوڑ دینا واجب ہوا۔ اور ابجد العلوم صفحہ ۵۰۹ ۔ اور ابن خلدون صفحہ ۴۵۵ میں ہے وكانت غير وافية بالمقصود ہم یعنی یہ علم منطق وفلسفہ کسی صورت سے مقصود کو پورا نہیں کرسکتا۔ جناب مجیب صاحب کہاں تک لکھا جاوے۔ من يرد معي خلاف ذلك فعليه بالبرهان اور ابجد العلوم صفحہ ۵۰۹ ۔ و ابن خلدون صفحہ ۴۵۷ میں ہے۔ و لكن نظر من ينظر فيها من الشرعيات والاطلاع على التفسير والفقه ولا يكبن احد عليها وهو خلو من علوم الملة ترجمہ یعنی جس نے دیکھنا ہو وہ شرع کی کتابیں اور تفسیر اور فقہ کو دیکھو۔ اور اس منطق پر نہ جھکو۔ کیونکہ یہ خالی ہے علم ملت سے۔

محمد ابو القاسم از بنارس

اڈیٹر۔ منطق کے رد کرنے کو اقوال الرجال کا پیش کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ منطقی لوگ بے دلیل اقوال الرجال کو سند نہیں جانا کرتے۔ پس آپ کا فرض تھا کہ آپ نفس منطق میں خرابی دکھاتے۔ جو آپنے نہیں کیا۔ قرآن وحدیث کون کہتا ہے کافی نہیں۔ بات تو یہ ہے کہ جس طرح قرآن وحدیث کے سمجھنے کے لئے علوم صرف ونحو ولغات کی حاجت ہے۔ اسی طرح اس کے دلائل اور بحث ومباحثہ کو سمجھنے اور منکرین کو سمجھانے کیلئے کسی عقلی علم منطق وغیرہ کی حاجت ہے یا نہیں۔ بس بات یہ ہے باقی باتیں سب زائد ہیں۔

تقریظات (ریویوز)

تحفہ آریہ سماج

یہ کتاب ہمارے معزز اسلامی جوان بابو عبد العزیز صاحب (دیگر نام پرشاد) نے لکھی ہے۔ کتاب کی خوبی خود اسی سے ثابت ہے کہ اسکو مختلف مضامین کے جوابات پر مبلغ تین ہزار دو سو روپیہ کا اشتہار ہے۔ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کی اغلاط کو کھول کھول کر دکھایا ہے اور خوب واضح کیا ہے کہ سوامی جی کے خیالات کا رد خود انکی مسلمہ کتابوں سے ہوتا ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ کلام اعلیٰ درجہ کی شریفانہ مہذب پیرایہ میں ہے۔ غرض اس کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مثل بالکل سچ ہے ؎ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ دفتر اہلحدیث میں چند نسخے بغرض فروخت موجود ہیں۔

قیمت ۸ آریوں سے ۱۲

نذر وارث یعنی جان بیدم

اس کتاب میں مختلف نظمیں اور بعض میں ہجا جنمیں بعض مشتبہ ہیں تو بعض شرکیہ چنانچہ حضرت پیر صاحب کی مدح میں یہ بھی لکھا ہے ؎

شیئاً للہ او نبی کے لاڈلے ٭ اک نظر سوئے گدا ہو غوث پاک

ڈوبتے بیڑے لگا دو گھاٹ پر ٭ آپ ایسے ناخدا ہو غوث پاک

علی ہذا القیاس۔ ہمارے خیال میں ایسی کتابیں مسلمانوں کے لئے سم قاتل سے زیادہ مضر ہیں۔ اس لئے ہم اس کے ملنے کا پتہ بتلانا بھی اچھا نہیں سمجھتے۔

سفارش

ہمارے ایک دوست علاقہ جودھپور کے ہیں۔ خوش عقیدہ اور اردو فارسی ناگری میں خط وکتابت کرسکتے ہیں۔ شریف خاندانی کے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو انکی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو دفتر اہلحدیث کی معرفت دریافت کرسکتے ہیں۔ سر دست معمولی اہوار پر قناعت کرسکتے ہیں۔ اپنے کام سے گذارہ حسب پسندیدگی مالک۔

مولوی حافظ محمد حبیب کالانوری۔ ایک نابینا عالم ہیں۔ قرآن کے حافظ ہیں کتب درسیہ۔ صرف ونحو منطق۔ حدیث۔ تفسیر بخوبی پڑھا سکتے ہیں۔ تدریس کا شوق رکھتے ہیں۔ خوش عقیدہ ہیں۔ کسی جگہ آپکی خدمات کی ضرورت ہو تو دفتر ہذا سے خط وکتابت کریں۔

مدرسۃ القرآن اور مدرسۃ العلوم

یہ دونوں مدرسے سیالکوٹ میں ہیں۔ پہلا مدرسہ

ahmadimuslim.de

نئے طرز کا ہے جو ہنوز اپر پرائمری تک کھلا ہے۔ مگر خدا کی شان کھلتے ہی اس کا بانی مولوی محمد شفیع مرحوم مع اپنی کئی ایک قریبی رشتہ داروں کے طاعون کی نذر ہو گئے۔ منشی کریم بخش مرحوم مالک نورالاسلام بھی اس مدرسہ کے ایک رکن تھے۔

دوسرا مدرسہ عربی کا ہے جو جماعت اہلحدیث کی زیر نگرانی چل رہا ہے۔ بلحاظ حالت موجودہ ہم ایک مخلصانہ سفارش کرنے سے رک نہیں سکتے۔ کہ دونوں مدرسوں کو ایک ہی باضابطہ انجمن کی زیر نگرانی کر دیا جاوے۔ تو غالباً بہت مفید ہوگا۔ اس تجویز کی طرف ہم اپنے سیالکوٹی احباب کو عموماً اور جناب مولوی فیروزالدین صاحب۔ مولوی حکیم خدا بخش صاحب۔ مولوی احمدالدین صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب اور دیگر سرپرستان کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں کہ زمانہ کی ضرورتوں پر نظر ڈالیں اور معمولی سی باتوں پر بنا کر کے علیحدہ علیحدہ عمارات قائم نہ کریں۔ اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرح عربی۔ انگریزی کا مدرسہ ایک ساتھ چلا دیں۔

ما علینا الا البلاغ

سناتن دھرمی کتھا

از محمد جمیل طالب علم امرتسری

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث اسلام علیکم بندہ ایک روز کٹرہ جیل سنگھ بازار پشم والا کوچہ دھوبیاں کی ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے اتفاقاً چلا گیا۔ عشا کا وقت تھا۔ نماز پڑھکر بدعتی خواں ملکت طرازی کرنے لگے۔ بعد ازاں ایک ملا صاحب وعظ فرمانے لگے۔ اور بہت سی بے تکی باتیں کہیں۔ جنمیں سے ایک دو جو قابل ذکر ہیں۔ عرض کرتا ہوں۔ حضرت پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات کا بیان کرتے کرتے کہا کہ جب آپ پڑھنے بیٹھے تو استاد نے بسم اللہ پڑھائی اور اس کے خواص بتلائے کہ جب کوئی پتھر پر بسم اللہ پڑھے تو وہ سونا ہو جاتا ہے اور مردے پر پڑھی جائے تو زندہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب کچھ عرصہ ہوا تو ایک روز پیر صاحب نے دیکھا کہ استاد صاحب کو کچھ غمگین پایا اور پوچھا کیا باعث ہے۔ استاد نے کہا کہ میری دو لڑکیاں جوان ہیں اور ان کی شادی کے لئے میرے پاس کچھ سامان نہیں۔ پیر صاحب نے ایک پتھر اٹھایا اور بسم اللہ پڑھی تو وہ سونا ہو گیا۔ جو استاد صاحب کو لڑکیوں کی شادی کے سامان کے لئے دیا۔ استاد صاحب یہ دیکھکر حیران و ششدر رہ گئے۔ اور دل میں خیال کیا کہ میں نے تو یونہی عبدالقادر سے یہ بات کہی تھی اور اس نے تو سچ مچ سونا بنا دیا۔ ہو نہو میں خود سونا بناؤں۔ چنانچہ ان سے مخفی طور پر اپنے باقی شاگردوں کو حکم دیا کہ سب جاکر پتھر جمع کر لاؤ۔ جب سب شاگرد پتھر جمع کر لائے تو استاد صاحب رات بھر دم کرتے رہے۔ مگر ایک پتھر بھی سونا نہ ہوا۔ سب پتھر کے پتھر ہی رہے۔ اور استاد صاحب اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔

پھر بیان کیا کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک لڑکا فوت ہو گیا۔ اسکے والدین پیر جی کے استاد کے پاس آئے۔ کہ ہمارا لڑکا زندہ کر دیجئے۔ انہوں نے دوسرے وقت جانے کا وعدہ کیا۔ اور پھر الگ جاکر پیر صاحب سے مشورہ کیا۔ کہ کیا کیا جائے مجھ سے تو لڑکا زندہ نہیں ہو سکیگا۔ اگر نہ جاؤں تو بھی شرم کی بات ہوگی۔ پیر صاحب نے کہا کہ آپ کہدو کہ اگر کوئی بڑا آدمی مرتا تو میں زندہ کرنے جاتا۔ یہ چھوٹا بچہ ہے اسے تو میرا شاگرد زندہ کر سکیگا۔ چنانچہ استاد صاحب نے یہ کہکر پیر صاحب کو لڑکا زندہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ پیر صاحب نے بسم اللہ پڑھکر لڑکا زندہ کر دیا مگر جب ان کاموں کی خبر پیر صاحب کے والد کو ہوئی تو اس نے آپ کو ان امور سے سختی سے منع کیا۔ اور مارنے پیٹنے تک نوبت پہونچی۔ پیر صاحب ڈرتے ہوئے بھاگے۔ جس طرف کو بھاگ کر گئے۔ ادھر قبرستان تھا۔ زندہ تو کوئی فریاد رس نہ ملا۔ آپ نے مردوں کو آوازیں دیں کہ آؤ مردو! میری مدد کرو۔ یہ کہنا تھا کہ سب مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور ان کی آن میں حمایت کر کے والد کی مار پیٹ سے آپ کو بچایا"۔

ناظرین! اس کہانی کی صحت کا اندازہ آپ خود ہی لگائیں۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ اس کے بعد ایک آواز آتی کہ بولو جی سناتن دھرم کی جے۔

غزل در ترغیب توحید و سنت

از منشی عبدالرؤف مرحوم

سلوک اللہ تیری جنت میں پائے جسکا جی چاہے | تن اپنا نار دوزخ سے بچائے جس کا جی چاہے
کرو جو نوش یاں پر شوق سے جام مئے وحدت | تو واں پہ ساغر کوثر کو پائے جسکا جی چاہے
رکھو وحدت سے گر نسبت بنو جو عامل سنت | موحد بنکے وہ سنی کہائے جسکا جی چاہے
ذریعہ ہے ہدایت کا میاں اسد کلام اللہ | کلام اللہ کو ہادی بنائے جسکا جی چاہے
کلام اللہ کے ہے بعد بس درجہ حدیثوں کا | احادیث نبی سے لو لگائے جسکا جی چاہے
شغل اول ہو رکھتا ہے احادیث نبی کا | حدیثات نبی سے فیض پائے جسکا جی چاہے
کتاب اللہ کے بعد از بخاری ہی ہے بہتر | بخوبی اسے وہ بہرہ پائے جسکا جی چاہے
بخارا آتا ہے بدعتی کو تو بس نام بخاری سے | بخاری کے حسد سے خار کھائے جسکا جی چاہے
ثنا اللہ کرتے ہیں اشاعت یاں حدیثوں کی | بس انکی پیروی سے نفع پائے جسکا جی چاہے
کیا جاری انہوں نے پرچہ اخبار اک ایسا | پڑھے خود اور غیروں کو سنائے جسکا جی چاہے

صحیفہ یہ تو ہے بےمثل، لاثانی ہے لاثانی — کوئی ثانی نہیں اس کا بتاؤ جیسا کہ ابھی چاہ رہے
مل اپنا بن رہا کرتا ہے اسکی یہ کرامت تو — مضامین اس کو پڑھ کر حلا اپنا جیسا کہ ابھی چاہ رہے
نبی کی بار ہیں اور گیا ہو ہیں ہر غیرت فخر کی — یہ بدعت تو ہیں ہر نا دے جیسا کہ ابھی چاہ رہے
خلاف شان نبوی ہے محرم کی عزا داری — سند اسکی شریعت سے بتاؤ جیسا کہ ابھی چاہ رہے
تپ تک تعزیہ داری ہے یہ اسلام کو بیشک — تو مسلم ہو کے وہ مشرک کہاؤ جیسا کہ ابھی چاہ رہے
اگر زر پاس ہو تو کر تصرف فی سبیل اللہ — سخاوت کا صلہ مالک سے پاؤ جیسا کہ ابھی چاہ رہے
یہاں عرسوں میں کیا ہے پیر جی کہاں آتا ہو — غرض رتا صاحب کے اس کو سمجھاؤ جیسا کہ ابھی چاہ رہے
عجائب ہو ڈھنگ سے بزرگوں ہیں یہ دنیا کمانے کو — بچو دنیا کو دونوں عقبیٰ گنواؤ جیسا کہ ابھی چاہ رہے
انہی کے چیلوں ہیں ایک صوفی ہو گئیں — اگر منظور ہو تو دیکھ جاؤ جیسا کہ ابھی چاہ رہے
مریدوں کا تو یہ معبود ہے شیطان کا عابد — کرے سجدہ اسے مرتد کہاؤ جیسا کہ ابھی چاہ رہے

موحد کا بیاں ہے سر بسر توحید سے معمور۔
اسے منکر وہ وحدت پہ آؤ جیسا کہ ابھی چاہ رہے۔

قادیانی خیانت

از مسٹر [illegible] ایڈیٹر ترقی لاہور

چونکہ آپ کے اخبار میں مرزا صاحب کی کارروائیوں کے متعلق مضامین چھپتے رہتے ہیں اور آپ اُن کی خلاف بیانی وغیرہ امور سے لوگوں کو مطلع کرتے رہتے ہیں۔ مفصلہ ذیل اقتباس خدمت شریف میں بغرض اندراج ارسال کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ امر ایک عیسائی رسالے کے متعلق ہے تاہم جہاں تک میرا علم ہے۔ اسلام نے کبھی یہ لوگوں کو نہیں سکھایا کہ مخالف کی باتوں کو تحریف کر کے یا ان کے اصلی معنوں کو بگاڑ کر خواہ اس سے اسلام کی تائید ہی مقصود کیوں نہ ہو۔ لوگوں کے سامنے پیش کر کے آنکھ دھوکا دیا جائے۔ یقیناً یہ حرکت ہر ایک حق پسند کے نزدیک قابل نفرین ہے۔ وھو ھذا

ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ مارچ ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۱۵ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"تجلی کے تازہ نمبر میں بائبل کے عنوان کے نیچے لکھا ہے کہ ایک زمانہ تھا جب مسیحی علماء کا یہ خیال تھا کہ بائبل کلام الٰہی ہے۔ مگر زیادہ غور و فکر اور آزادانہ تحقیقات و حق پسندی نے اس خیال کی غلطی کو واضح کر دیا۔"

مقابلہ کیلئے دیکھو تجلی بابت ماہ فروری صفحہ ۵۳ جہاں لکھا ہوا ہے کہ:۔

"ایک زمانہ تھا جبکہ بعض مسیحی علماء کا یہی خیال تھا کہ بائبل خدا کا لفظ ان معنوں میں ہے کہ اس کا ہر ایک حرف خدا کا لکھا ہوا ہے۔ اور یہی رسول فقط بطور ایک قلم کے تھے جسے آپ مصنف نے استعمال کیا۔ [illegible]

کل بیانات خواہ علوم طبعیہ یا تاریخ کے متعلق ہیں تمام وکمال حرف بحرف صحیح و درست ہیں اور ان میں کسی قسم کی غلطی کا امکان ہی نہیں ہے۔ زیادہ غور و فکر اور آزادانہ تحقیقات اور حق پسندی نے اس خیال کی غلطی کو واضح کر دیا۔"

قادیانی ریویو نے دو فقرے مشتی نمونہ از خروارے نقل کرتا ہوں۔ سارا مضمون اسی قسم کی غلط بیانیوں سے بھرا ہوا ہے اور ہر طرح سے پبلک کو دھوکا میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسا کرنا ایمانداری ہے؟

قادیانی ایڈیٹر جواب دیں۔ (اہلحدیث)

حساب شتال ورل

احباب ذیل کی قیمت ختم ہے مطلع رہیں وی پی ۲۰ تاریخ کو بھیجا جائے گا براہ مہربانی واپس نہ فرماویں۔ (اہلحدیث)

۵۱۲	میرٹھ	۵۱۲	دھکا
۵۲۱	بخاری	۵۲۲	بالاکوٹ
۵۲۲	رامپور	۵۲۲	مدراس
۵۲۸	گیا	۵۲۹	کلکتہ
۵۳۰	کلکتہ	۵۳۳	بسرام پور
۵۳۱	دہلی	۵۶۲	بخاری
۵۵۵	گکھو	۶۴۳	شملہ
۶۵۱	دائم بازی	۶۵۲	موگل
۶۶۳	[illegible]	۲۶۲	نیرولی
[illegible]	سیالکوٹ	۳۰۱	امرتسر
۵۱۳	امرتسر	۳۸۸	جالندھر

اسباحثہ دیوریا

یہ وہ مباحثہ ہے جس نے یورپ میں اسلام کا سکہ مخالفوں کے دلوں پر بٹھایا تھا آریوں کی امیدوں کو خاک کر دیا تھا قیمت عہ منیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible]

ahmadimuslim.de

ہم وہ سرو ہیں چمن پہ تھا تاج شہنشاہی نثار
ناگہاں سیل حوادث کی جو اک موج آگئی
اب نہ وہ سر ہے نہ سودا ہے نہ شان تمکنت

ہم وہ تن ہیں جسپہ موزوں خسروانی تھی قبا
دم کے دم میں اس تن خاکی کا قریہ بہ گیا
بیکسانہ یاں پڑے کھاتے ہیں جنگل کی ہوا

گرچہ فرزند علی تھا ضبط میں کامل مگر
سرگذشت انکی یہ سنکر سر تیرا چکرا گیا

حل مسائل

از مولوی محمد علیم الدین صاحب کلکتہ - مٹیا برج -

۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء کو اہلحدیث میں بجواب سوال نمبر ۵ لکھا گیا تھا - کہ پیتل کے برتن جائز ہیں - حدیث شریف میں آیا ہے - ذروني ما ترکتکم (یعنی جبتک میں تمہیں کچھ نہ کہا کروں - تم بھی کرید مت کرو) پس پیتل کو برتنوں کے برتنوں سے منع نہیں تو انکی جواز کی یہی دلیل ہے -

اس مقام پر حدیث عبد اللہ بن زید کی قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی تور من صفر فتوضا الخ رواہ البخاری فی باب الغسل والوضوء فی المخضب والقدح والخشب والحجارۃ " تائید کرتی ہے عبارت مذکورہ بالا کی یعنی عبد اللہ بن زید کہتے ہیں تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نکالا ہم نے انکے لئے پانی ایک کوزہ میں وہ کوزہ پیتل کا تہا - پس وضو کیا آپنے " یہ حدیث اس بارہ میں بہت ہی واضح و بین و قابل استدلال ہے - لیکن ابو داؤد میں ہے عن عبد اللہ بن مسلم السلمی المروزی ابی طیبۃ عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من شبہ فقال لہ مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ یعنی روایت ہے عبد اللہ بن مسلم سلمی مروزی ابی طیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے تحقیق ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس کے پاس ایک انگشتری پیتل کی تہی - پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو - کیا ہوا ہے مجھکو کہ پاتا ہوں تجھ سے بو بتوں کی پس ڈالدیا اس نے اس انگشتری کو - اسکی شرح عون المعبود میں ہے قال ابو حاتم الرازی یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ کہا ابو حاتم رازی نے لکھی جاتی ہے حدیث اسکی (یعنی حدیث عبد اللہ بن مسلم سلمی مروزی ابی طیبہ کی) اور حجت نہیں پکڑی جاتی ہے ساتھ اسکے - اس سبب سے پیتل کے برتن استعمال کرنا ثابت ہوا اوروں صحیح حدیث کے - واللہ اعلم بالصواب

۲۵ اگست ۱۹۱۵ء کے اہلحدیث میں بجواب سوال نمبر ۲۵ لکھا گیا تہا - کہ وتروں میں دعا قنوت کیوقت ہاتھ اٹھانا یا نہ اٹھانا ثابت نہیں اسکے متعلق ۲۳ فروری ۱۹۱۶ء کے اہلحدیث میں لکھا ہے - جناب مولوی محمد منیر خاں صاحب از بنارس تحریر فرماتے ہیں - کہ مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ پر ایک حدیث صحیح ہے جسمیں یہ الفاظ بھی ہیں - فلقد رایت رسول اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ الغداۃ رفع یدیہ فدعا علیہم یعنی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیکھا - کہ ہاتھ اٹھا کر مخالفوں پر بددعا کی - مگر اس حدیث سے بھی تو صبح کی قنوت میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوا نہ کہ وتروں میں حالانکہ سوال مذکور وتروں سے تہا ہاں اس حدیث سے وتروں کے لئے ایک جلی مقیس علیہ ملسکتا ہے - مولوی صاحب کو خدا جزائے خیر دے - واضح ہو کہ قول اڈیٹر صاحب کا کہ وتروں کے لئے ایک جلی مقیس منیہ ملسکتا ہے - یہ قول بہت صحیح ہے اور اسی طرح سے ایک روایت معجم صغیر طبرانی میں ہے - قال انس فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما صلی الغداۃ رفع یدیہ یدعو علیہم ان دونوں حدیثوں سے صبح کی نماز میں ہاتھوں کا اٹھانا ثابت ہوتا ہے - دعا کیوقت میں - لیکن - ان دونوں میں کہیں لفظ قنوت کا نہیں ہے - چاہے مراد اس سے قنوت ہی ہو - لیکن ان دونوں کے لئے وہ حدیث تائید کرتی ہے جسکو حاکم نے تخریج کیا ہے وہ یہ ہے چنانچہ سبل السلام میں ہے حدیث ابی ہریرۃ الذی اخرجہ الحاکم وصححہ بانہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع من صلوۃ الصبح فی الرکعۃ الثانیۃ یرفع یدیہ فیدعو بہذا الدعاء اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ یعنی حدیث ابو ہریرہ کی جسکو حاکم نے تخریج کیا ہے - اور اسکو صحیح کہا ہے بایں طور کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھاتے تھے اپنے سر مبارک کو رکوع سے صبح کی دوسری رکعت سے تو اٹھاتے دونوں ہاتھ مبارک کو پس دعا کرتے تھے - اللہم اہدنی فیمن ہدیت - اس حدیث کو اگرچہ حاکم نے صحیح کہا ہے - لیکن حقیقت میں یہ حدیث ضعیف ہے چنانچہ سبل السلام والے نے اسکی تشریح کردی ہے - تاہم ان دونوں حدیثوں سے یہ حدیث زیادہ واضح ہے - کما لا یخفی - اور جلد ثالث مسند احمد کو حاشیہ پر منتخب کنز العمال میں ہے عن ابی عثمان قال کان عمر یقنت بنا بعد الرکوع ویرفع یدیہ فی قنوت الفجر حتی یبدو ضبعاہ ویسمع صوتہ من وراء المسجد یعنی روایت ہے ابی عثمان سے کہا انہوں نے کہ حضرت عمر قنوت پڑہتے تھے - ہم لوگوں کے ساتھ بعد رکوع کے اور اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو قنوت فجر میں یہانتک کہ ظاہر ہوتیں دونوں بغلیں انکی - اور سنی جاتی تہی آواز انکی مسجد کے پیچھے سے - اور اسی میں ہے عن مکحول انہ قنت فی صلوۃ الصبح بعد الرکوع ورفع یدیہ الخ اور روایت ہے مکحول سے کہ انہوں نے دعا قنوت کو پڑہا نماز صبح میں بعد رکوع کے اور اٹھایا دونوں ہاتھ کو الخ

کارخانہ عطر
اگر آپکو عمدہ
تو توجہ کریں
فرحت افزا
روح خوش
طلب کریں
نرخ تمہ
نام عطر
گلاب
کیوڑہ
موتیا
جنا
چنبیلی
مشک
حنا
پاندی
خس
ناگرتہ
انا
میتھی

ahmadimuslim.de

احادیث ثلاثہ اور دونوں آثار مذکورہ بالا سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اثبات پر کہ وتر کی قنوت میں رفع الیدین جائز ہے۔ اور اسی طرح سے انہیں احادیث و آثار سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اثبات پر کہ کسی حادثہ کیوقت ماسوائے نماز فجر کے ظہر و عصر و مغرب و عشاء کی دعا قنوت میں رفع الیدین جائز ہے۔ اسلئے کہ مطلق قنوت میں رفع الیدین جائز ہی سمجھا جاتا ہے۔ اقوال سے بعض علماء محدثین کہ چنانچہ امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوٰت الخ میں لکھتے ہیں ویستحب رفع الیدین فیہ یعنی مستحب ہے رفع الیدین کرنا اس میں یعنی جمیع صلوٰت کی قنوت میں کہ اُن میں نماز وتر بھی شامل ہے۔ اور کتاب الخسوف تحت میں حدیث وھو قائم فی الصلوٰۃ رافع یدیہ فجعل یسبح الیٰ قولہ۔ ویدعو کے لکھتے ہیں فیہ دلیل لاصحابنا فی رفع الیدین فی القنوت ورد علی من یقول لا ترفع الایدی فی دعوات الصلوٰۃ۔ اس میں دلیل ہے واسطے اصحاب ہمارے کے رفع الیدین کرنے میں قنوت میں۔ اور رد ہے اُن لوگوں کے جو کہتے ہیں۔ کہ نہ اٹھایا جاوے ہاتھ نماز کی دعاؤں میں۔ اگرچہ اس حدیث میں لفظ قنوت کا نہیں ہے لیکن امام نووی نے اس رفع الیدین کو اسی صحیح پر محمول کیا ہے۔ اس حدیث کی شرح سے بھی سمجھا جاتا ہے کہ دعا قنوت میں رفع الیدین کرنا ماسوائے نماز فرائض کے اور نوافل میں بھی جائز ہے۔ اس بنا پر نوافل کی قنوت میں رفع الیدین کر سکتے ہیں۔

واضح ہو کہ اس رفع الیدین سے مراد یہ ہے کہ دعا کرتے ہوئے ہاتھوں کو اُٹھائے رہے اور دعا قنوت کو پڑھتے جاویں۔ نہ یہ کہ اللہ اکبر کہکر رفع الیدین کر کے ہاتھوں کو باندھ لو اور اس کے بعد دعا قنوت کو پڑھو۔ چنانچہ احیاء العلوم میں ہے ویرفع یدیہم حذاء الصدر ویمسح الوجہ عند ختم الدعاء لحدیث نقل فیہ یعنی اٹھا دیں اپنے ہاتھوں کو مقابلہ میں سینہ کے اور مسح کرے ہاتھوں سے مونہہ کو بوقت ختم کرنے دعا کے بسبب اُس حدیث کے جو نقل کی گئی ہے اس بارہ میں۔

واللہ اعلم بالصواب۔

۲۳ فروری ۱۹۱۶ء کے اہلحدیث میں لکھا گیا ہے۔ سوال نمبر ۲۶۔ عمر کہتا ہے کہ قربانی و عقیقہ و صدقہ کے جانوروں کا چمڑا فروخت کر کے اسکی قیمت سے اینٹ مٹی پتھر وغیرہ خرید کر مسجد میں لگانا چاہیئے۔ یا مسجد کے فرش فروش وغیرہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ کچھ قباحت نہیں۔ زید کہتا ہے کہ وہ چمڑا قربانی وغیرہ کا حق غرباء و مساکین کا ہے بلکہ یتیم اور مسافروں کو بھی اُس میں سے دیا جاوے۔ مسجد میں ہرگز نہ دیا جاوے بلکہ زکوٰۃ و خیرات و صدقہ کا پیسہ تعمیر و مرمت و زینت مساجد میں خرچ کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ حق غرباء و مساکین و یتیم ثابت ہے۔ اندازاً ہر کون سچا ہے۔ کس کے قول پر عمل کیا جاوے۔

چنانچہ اسی میں ایک مختصر جواب بھی دیا گیا ہے لیکن اس کے آخر میں اڈیٹر صاحب نے اسکو متعلق اور لوگوں کو ترغیب دلایا ہے کہ اپنی اپنی تحقیق سے قوم کو مستفید فرماویں گے جو لکھیں گے درج اخبار کیا جاویگا۔ اس بنا پر اس حقیر ناچیز کی سمجھ ناقص میں جو کچھ آیا ہے اسکو یہاں پر ظاہر کرتا ہے۔

الجواب سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ان دونوں میں سے عمر کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور زید کی بات غیر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ زید نے قربانی کے چمڑے کو زکوٰۃ کے ساتھ تشبیہ دی ہے لیکن یہ تشبیہ کسی حدیث و اقوال صحابہ وغیرہ سے ثابت نہیں ہوئی۔ زکوٰۃ دینے والا اپنی زکوٰۃ کے مال کو اپنے کام میں تصرف نہیں کر سکتا ہے بخلاف قربانی کرنے والے کے کہ وہ اپنی قربانی کے چمڑے کو اپنے تصرف میں لا سکتا ہے چنانچہ منتقی الاخبار میں ایک حدیث مسند احمد کی بروایت ابی سعید لائے ہیں وہ روایت کرتے ہیں قتادہ بن نعمان سے اس میں یہ الفاظ ہیں ولا تبیعوا لحوم الھدی والاضاحی وکلوا وتصدقوا واستمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا الخ یعنی اور نہ بیچو تم ہدی اور قربانی کے گوشت کو اور کھاؤ تم اور صدقہ کرو تم اور فائدہ اٹھاؤ تم انکے چمڑے سے اور نہ بیچو تم اس کو۔ اس حدیث سے قربانی کے چمڑے سے مشک وغیرہ بنانا اور اپنے کام میں لانا درست و ثابت ہوا۔ بخلاف زکوٰۃ کے کہ زکوٰۃ دینے والا اپنی زکوٰۃ کے مال کو اپنے کام میں نہیں لا سکتا ہے۔ بلکہ اُس پر فرض ہے کہ اس مال کو مصارف زکوٰۃ میں دیدیوے اور اس حدیث کو ابن کثیر نے سورہ حج کی تفسیر میں بیان فرمایا اور ابن حجر نے فتح الباری میں اسکو مرفوع کہا ہے۔ اور ایسا ہی مرفوع کہا ہے اسکو عون الباری والے نے لیکن نیل الاوطار والے نے اسکو ضعیف قرار دیا ہے۔ اور کہا اس نے کہ کتاب مجمع الزوائد میں یہ حدیث مرسل صحیح الاسناد ہے۔ لیکن تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ حدیث مرسل صحیح الاسناد ہے۔ اسلئے کہ یہ حدیث مسند احمد کی جلد رابع میں ہے۔ زبید نے اس حدیث کو ابی سعید سے روایت کیا ہے۔ زبید اور ابی سعید کے درمیان میں لقا نہیں ہے۔ اسلئے کہ زبید طبقہ سادسہ میں سے ہے ایسا ہی تقریب التہذیب میں ہے اور ابی سعید صحابی ہیں کہ طبقہ سادسہ کے کسی کی ملاقات کسی صحابی سے نہیں ہوئی اسلئے یہ حدیث مرسل ہو گئی۔ لیکن اس حدیث کے لئے ایک قوی شاہد ہے چنانچہ امام مسلم نے باب جا کان من النہی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث الخ میں۔ اور ابو داؤد نے باب حبس

اہلحدیث کا مذہب
فقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ مگر بڑی متانت اور بغیر کسی کی دل آزاری کے
قیمت

ahmadimuslim.de

لحوم الاضاحی ہیں۔ اور نسائی نے عنوان الادخار من الاضاحی ہیں اور امام مالک نے موطا کے عنوان ادخار لحوم الضحایا ہیں۔ اور امام احمد نے مسند میں حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ عبارت مسلم کی یہ ہے تقول دب اہل ابیات من اہل البادیۃ حضرت الاضحی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخروا ثلاثا ثم تصدقوا بما بقی فلما کان بعد ذلک قالوا یا رسول اللہ ان الناس یتخذون الاسقیۃ من ضحایاہم ویجملون فیہا الودک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک قالوا نہیت ان توکل لحوم الضحایا بعد ثلاث فقال انما نہیتکم من اجل الدافۃ التی دفت فکلوا وادخروا وتصدقوا الخ یعنی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ بہت سے لوگ دیہات سے آئے قربانی کے دنوں ہیں زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کر لیو تم واسطے تین دن کے پھر صدقہ کرو تم باقی کو قربانی میں سے۔ پس جبکہ ہوا بعد اسکو۔ کہا لوگوں نے یا رسول اللہ بیشک لوگ بناتے ہیں مشکیں اپنی قربانی کے چمڑے سے اور پگھلا کر ڈالتے ہیں اس میں چربی کو۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کیا ہے یہ (یعنی یہ تو تمہارے واسطے جائز ہے۔ باوجود اس بات کے پھر تم کیوں سوال کرتے ہو) کہا اُن لوگوں نے منع کیا آپنے یہ کہ کھایا جاوے گوشت بعد تین دن کے۔ پس فرمایا آپنے منع کیا تھا میں نے تم لوگوں کو بہ سبب اُن آنے والوں کے جو آگئے تھے۔ پس کھاؤ تم اور صدقہ کرو تم الخ یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے اس سے مضحی کیلئے اپنی قربانی کے چمڑہ سے مشک وغیرہ بنا کر فائدہ حاصل کرنا ثابت ہوا۔ اسکو سبب سے مسند احمد کی حدیث مذکورہ کی تقویت ہوگئی اور ابن کثیر نے سورہ حج کی تفسیر میں عامر شعبی کے تین قولوں کو نقل کیا ہے منجملہ انکے ایک قول یہ ہے۔ ان شئت فامسک یعنی اگر چاہے تو تو اُس چمڑہ سے فائدہ حاصل کر۔ اور قسطلانی صحیح بخاری کی شرح باب صدقہ کرنے چمڑا ہدی کے میں لکھا ہے۔ قال النووی فی شرح مسلم ومذہبنا انہ لا یجوز بیع جلد الہدی ولا الاضحی ولا شیئ من اجزائہما سواء کانا تطوعا او واجبین لکن ان کانا تطوعا فلہ الانتفاع بالجلد وغیرہ الخ۔ قال مالک واحمد ترجمہ کہا نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں اور مذہب ہم لوگوں کا یہ ہے کہ نہیں جائز ہے بیچنا چمڑا ہدی اور قربانی کا اور نہ کوئی چیز انکے اجزا میں سے برابر ہے کہ ہوویں یہ دونوں تطوع یا واجب۔ لیکن اگر ہیں تطوع تو اُن کے مالک کے واسطے جائز ہے فائدہ حاصل کرنا چمڑہ وغیرہ سے اور ایسا ہی کہا امام مالک و احمد نے اور عون المعبود شرح ابی داود میں ہے قال الخطابی وما کان تطوعا کالضحایا والہدایا کہا خطابی نے اور جو چیز کہ تطوع ہے مثل قربانی اور ہدی کے۔ غرض اس قول سے یہ ہے کہ قربانی کرنے والا اپنی قربانی کے چمڑے سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور قسطلانی میں ہے قال المرداوی من الحنابلۃ فی تنقیح ولہ ان ینتفع بجلدہا وجلہا او یتصدق بہ ویحرم بیعہما وشیئ منہا کہا مرداوی نے حنبلیوں میں سے اپنی تنقیح میں اور واسطے اُس مالک ہدی و قربانی کے جائز ہے یہ کہ نفع حاصل کرے اُن کے چمڑے سے اور جھول اُن کے سے۔ یا یہ کہ وہ شخص صدقہ کرے ان چیزوں کو اور حرام ہے بیچنا ان دونوں کا یا کوئی اُن دونوں میں سے۔ اور نیل الاوطار میں تحت میں حدیث قتادہ بن نعمان مذکور کے کہا ہے الاذن بالانتفاع بہا بغیر البیع وقد روی عن محمد بن حسن انہ ان یشتری مسکہا غربالا او غیرہا من آلۃ البیت لا شیئا من الماکول وقال الثوری لا یبیعہ ولکن یجعلہ سقاء وشنا فی البیت وہو ظاہر الحدیث یعنی اس حدیث میں اذن ہے نفع حاصل کرنے میں ساتھ ان چمڑوں کے بغیر فروخت کے اور تحقیق مروی ہے محمد بن حسن سے بیشک اُس مالک چمڑا کیلئے جائز ہے یہ کہ خریدے عوض میں اُس چمڑہ کے چھلنی کو یا اور کسی چیز کو گھر کے اسبابوں میں سے اور نہ خریدے کوئی چیز کھانے کی قسموں میں سے (غرض یہ کہ محمد بن حسن چمڑے کو فروخت کر کے اُس قیمت سے گھر کے اسباب کو خرید کر فائدہ اٹھانے کے قائل ہیں) اور کہا ثوری نے نہ بیچے اُس چمڑے کو اور لیکن بنا دے اُس چمڑہ سے مشک کو۔ یا پرانا مشک کو گھر کے بیچ اور یہ قول موافق ظاہر حدیث کے ہے (یعنی ثوری اس چمڑے کے فروخت کے قائل نہیں ہیں، بلکہ بغیر فروخت کے ہی اس چمڑے سے فائدہ اٹھانے کے قائل ہیں)

اور ہدایہ میں ہے ویتصدق بجلدہا لانہ جزء منہا او یعمل منہ آلۃ تستعمل فی البیت کالنطع والجراب والغربال ونحوہا لان الانتفاع بہ غیر محرم ولا باس بان یشتری بہ ما ینتفع بہ فی البیت بعینہ مع بقائہ استحسانا وذلک مثل ما ذکرنا لان للبدل حکم المبدل۔ ترجمہ۔ اور صدقہ کرے اُسکو چمڑے کو اسواسطے کہ وہ ایک جزو ہے اُسی قربانی میں سے یا یہ کہ بنا دے اُس سے کوئی ایسی قسم کا آلہ جو مستعمل ہوتا ہے۔ گھر میں مثل فرش اور جراب اور چھلنی کے اور مانند انکے۔ اسواسطے کہ نفع حاصل کرنا اُسکو ساتھ منع نہیں ہے اور نہیں ہے کچھ مضائقہ بایں طور کہ مول لیوے اسکے عوض میں اُس چیز کو جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے

ahmadimuslim.de

گھر میں بعینہ ساتھ باقی رہنے اُس چیز کے یہ بیچنا استعمال درست ہے اور یہ شامل اُس چیز کے ہے جو ذکر کیا ہے اسلئے کہ حکم بدل کا شامل حکم مبدل منہ کے ہے۔ محمد بن حسن کے قول اور ہدایہ کی عبارت سے فروخت کرنا چمڑے کا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن نہ مطلقاً بلکہ ساتھ شرط مذکور کے۔ اور بعض حدیثوں میں ان چمڑوں کے فروخت کی ممانعت آئی ہے۔ جیسا کہ حدیث مسند احمد کی قتادہ بن نعمان کی جو مذکور ہو چکی ہے اسمیں یہ الفاظ ہیں ولا تبیعوھا یعنے نہ بیچو تم اس چمڑے کو۔ اور الترغیب والترہیب حافظ منذری میں ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من باع جلد اضحیۃ فلا اضحیۃ لہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد قال الحافظ فی اسنادہ عبد اللہ بن عیاش القتبانی المصری مختلف فیہ وقد جاء فی غیر ما حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم النھی عن بیع جلد الاضحیۃ یعنی روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول [illegible] جو اپنی قربانی کے چمڑے کو بیچے پس اسکی قربانی نہیں ہے اس روایت کیا ہے اسکو حاکم نے اور کہا صحیح الاسناد ہے کہا حافظ نے اسناد میں [illegible] میں کلام ہے اور تقریب التہذیب میں ہے صدوق بغلط اخرج لہ مسلم فی الشواھد) اور بہت سی حدیثوں میں اس چمڑے کے بیچنے کی ممانعت آچکی ہے یہ لوگ یعنی محمد بن حسن و صاحب ہدایہ وغیرہ ان حدیثوں کی اس طرح تاویل کرتے ہیں۔ کہ اسکو بیچکر اسکی قیمت کو کھا لینا نہ چاہیئے۔ لیکن اسکو بیچکر اس قیمت کو خیرات کر دینا۔ یا اس سے گھر کے کوئی اسباب خریدنا منع نہیں ہے۔ اب اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ قربانی کا چمڑہ کسی طرح سے زکوٰۃ کے ساتھ مشابہ نہیں ہے۔ اسلئے کہ قربانی کے چمڑے سے فائدہ اٹھانا قربانی کرنے والے کو حق میں ان صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ بخلاف زکوٰۃ کے کہ اس سے زکوٰۃ دینے والا اپنے استعمال میں نہیں لا سکتا۔ اور زید نے اس چمڑے کو خیرات وصدقہ کے ساتھ جو تشبیہ دی ہے اس تشبیہ دینے میں اُس نے دھوکا کھایا ہے کیونکہ جو روپیہ وغیرہ مسجد میں دیا جاتا ہے۔ وہ صدقہ و خیرات نہیں تو اور کیا ہے ان صدقہ و خیرات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک واجب جیسا زکوٰۃ و کفارہ وغیرہ۔ اس میں سے مسجد میں دینا منع ہے اور دوسرا تطوع اور اس دوسرے سے مسجد میں دینا منع نہیں ہے۔ اسی طرح سے اس چمڑے کا حکم ہے۔ کیونکہ اس چمڑے کا صدقہ کرنا۔ واجب نہیں ہے۔ ورنہ پھر اسکا کیا معنے ہوگا۔ واستمتعوا بجلودھا یا ان الناس یتخذون الاسقیۃ من ضحایاھم وغیرہ وغیرہ اس جگہ پر اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو انکے قربانی کے چمڑا و جھول و گوشت کو فقرا پر تقسیم کر دینے کا حکم دیا تھا۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ امر وجوب کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ یہ امر واسطے استحباب کے ہے چنانچہ قسطلانی میں ہے۔ والظاھر ان ھذا الامر امر استحباب اور کہا ابن حجر نے فتح الباری میں باب الجلال للبدن میں اور قسطلانی نے باب یتصدق بجلال البدن میں قال المھلب لیس التصدق بجلال البدن فرضا کہا مہلب نے صدقہ کرنا جھول اونٹ کا فرض نہیں ہے۔ ان عبارتوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ صدقہ کرنا اس چمڑے کا فرض نہیں ہے بلکہ اس سے نفع حاصل کرنا اپنے گھر کے درست ہے۔ تو مسجد میں دینا ان چیزوں کا بدرجہ اولیٰ درست ہوگا۔ کیونکہ اس قربانی کے ساتھ اور ایک تقرب الی اللہ اسمیں حاصل ہے اور یہی حکم ہے چمڑا عقیقہ وصدقہ تطوع کا۔ واللہ اعلم۔

تارک صلوٰۃ کافر ہے

چونکہ فی زمانہ اکثر لوگ نماز کو مطلق کچھ نہیں سمجھتے اور عشا [illegible]

ہوئی نماز کو کھو دیتے ہیں۔ دنیا کے دھندوں میں صبح و شام مستغرق رہکر نماز کے ترک کو آسان اور خفیف گناہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ ایسے لوگ بیشک کافر ہیں جو ذیل میں بحوالہ احادیث صحیحہ انشاء اللہ معلوم ہو جائیگا۔ غرضکہ اب زمانہ کی حالت عجب نازک ہے۔ خدا کی عبادت سے یعنی پنجوقتہ سے غافل ہیں۔ نفس کے چور ہیں۔ ذرا بھی خدا کا ڈر نہیں۔ نماز تو پڑھتے نہیں پھر مغرور ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ مدعی ہیں کہ شفاعت یا بخشش کے مستحق ہیں نعوذ باللہ۔ خدا کی مخلوق اپنے خالق کی عبادت نہ کرکے اسکے دربار میں دست بستہ نہ کھڑی ہوکے پھر یہ زعم باطل رکھتے ہیں کہ خدا بخشدیگا۔ یہ بڑی ہی تعجب کی گفتگو ہے۔ کیونکہ صاف قرآنی آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بے نماز تو دوزخ کا لقمہ ہے وہ دوزخ میں جائیگا۔ جیسے ایک جگہ ارشاد ہے۔ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ۔ یعنی دوزخ والوں کو سوال ہوگا کہ دوزخ میں تم کیوں پڑے وہ کہینگے اسلئے کہ ہم نہ نماز پڑھتے تھے نہ غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے بلکہ ہم اور بیہودہ ہرکی فضول باتوں میں اپنا عزیز وقت ضایع کیا کرتے تھے۔

اور اللہ اللہ۔ بیجیل خیال کے جنٹل مینوں کے نزدیک تو نماز پڑھنے والا حقیر سمجھا جاتا ہے اور اسپر ہر طرح کے قہقہے اڑاتے ہیں۔ انکی حالت ایسی نازک ہے کہ خود

اہلحدیث امرتسر اس میں مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تصدیق [illegible] قادیانی [illegible] کو [illegible] قیمت [illegible] امرتسر

تو نہ کریں۔ لیکن دوسروں کو بھی نیک کام سے روکیں۔ اور اُن کی مثال ایسی ہے جیسی شیطان لعین۔ کہ غیروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ اور نیچرل خیال والو! ذرہ تو خدا سے ڈرو۔ قیامت میں خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ کیا تم اپنی نیچری شتر لی خیالیں سمجھتے ہو کہ تم خدا کے سامنے نہ جاؤ گے۔ افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لاترجعون۔ اگر اسی طرح کا گمان باطل ہے تو تم کو قریب میں معلوم ہو جائیگا۔ کلا سوف تعلمون۔ اور او بے نمازیو! کیا تم نے صرف اسلامی نام و لباس کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ اگر اسی طرح تمہاری سمجھ ہے تو تم نہایت غلطی پر ہو۔ اگر مسلمان بننا چاہتے ہو تو نماز پڑھا کرو۔ نماز کی پابندی رکھو۔ تعجب تو ہے ان مشائخین دنیا داروں پر اور اُن تقیہ کرنے والے مولویوں پر جو سلاطین یا لوگوں کو یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم تمکو قیامت میں چھڑا لینگے۔ اور تمکو نماز معاف ہے۔ خدا اور رسول کے احکام کے ساتھ یہ بھی ایک طرح کا تمسخر ہے۔ کاش اگر نمازی لوگ بے نمازیوں سے مخالطت و مجالست نہ رکھتے تو شاید ان بے نمازی عاصیوں باغیوں کو عبرت لینا ہوتا یا وہ عبرت حاصل کرتے۔

حضرات! نماز کیا ہے۔ ظاہری باطنی بیماریوں کو دور کرکے جسمانی روحانی۔ صفائی کرنیوالی ہے نماز کیا ہے سنئے۔ کاہلی کو بھگاکے چالاکی چستی پیدا کرنے والی ہے نماز کیا ہے کفار و مسلمانوں میں فرق رکھنے والی ہے ورنہ بے نمازیوں اور کافروں میں کوئی کسی طرح کا فرق نہیں۔

افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانی کا دعویٰ ہے لیکن کوئی بھی بات اسلام کی نہیں نماز تو پڑھتے نہیں پھر دعویٰ اسلام کا ہے ؎ مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی

ازیں آئیں بے دینان پشیمانی پشیمانی

اب کئی احادیث صحیحہ پیش ناظرین اپنے اس دعویٰ پر کرتا ہوں کہ تارک صلوٰۃ کافر ہے حضرات علماء و حضرات فقہا ہرگز ان صحیح احادیث میں تاویل نہ کریں جیسے بعض فقہا نے تاویل کیا ہے۔ مگر انکی تاویل محقق علماؤں کے پاس غلط ٹھیرگئی ہے۔ افسوس کہاں ہے وہ زمانہ جسمیں کہ بے نمازیوں کو کافر سمجھتے تھے۔ اُن سے مخالطت مجالست ہرگز نہیں رکھتے تھے۔ دیارھم خالیة ومنظامھم بالیة وبیوتھم قد عفت وحسومھم قد انطمست ما بقی منھم احد

نظم

فاین کرام الصید من ال هاشم | ولا هاشم باق ولا انهم بقوا
تبدلهم ایام البلا فتبددوا | وفرقهم ریب المنون ففرقوا

اور انجل ایسی حالت ہے فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشہوات

... ... کوئی اسلام کی بات باقی ✱ اگر ہے کسی میں تو ہے اتفاقی

اب ملاحظہ فرمائیے اُن احادیث کو جو کھلے بے نمازیوں کو کافر کہہ رہی ہیں۔ ابن ماجہ میں ہے۔ درمیان عبد اور کفر کے فرق یہی ترک نماز کا ہے۔ ابوداؤد و نسائی میں ہے۔ نہیں ہے کفر اور بندہ کے درمیان کچھ فرق مگر ترک صلوٰۃ۔ مسلم میں ہے بین الرجل وبین الشرک اوالکفر ترک الصلوٰۃ یعنی درمیان مرد اور کفر اور شرک کے ترک نماز ہی کا فرق ہے۔ ان سب احادیث کا کیا منشا ہے۔ یہی منشا ہے کہ بے نمازی کافر ہے۔ اور کھلی صاف احادیث دیکھو۔ طبرانی کا لفظ ہے۔ جس نے ترک کیا نماز کو عمداً وہ صاف کافر ہوگیا۔ اور اسی میں ہے رسیاں اسلام کی اور دین کے قواعد تین ہیں۔ جنپر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے اُس میں سے ایک کو بھی چھوڑا کھلا کافر ہوگیا۔ گواہی دینا کلمہ لاالہ الا اللہ کی۔ نماز فرض پڑھنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ اور اسی میں عبادہ بن صامت سے مروی ہے مت چھوڑو تم نماز کو جس نے عمداً ترک کیا وہ امت سے خارج ہوا۔ بخاری میں ہے من لم یصل فھو کافر ابوالدرداء سے مروی ہے لا ایمان لمن لا صلوٰۃ لہ اور محمد ابن نصر سے مروی ہے ان تارک الصلوٰۃ کافر اور ایک جگہ ہے من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر۔

پس باوجود ان احادیث صحیحہ کی شہادت کے کافر نہ سمجھنا حدیث کا انکار کرنا ہے۔ پس یہ چھوٹی سی تقریر کافی ہے واسطے سمجھانے کے۔ اگر اسپر بھی نہ مانے تو انکا اختیار ہے وما علینا الا البلاغ۔ راقم ابوالنعیم محمد عبدالعظیم حیدرآبادی

شہر خموشاں

ٹھنڈی ٹھنڈی تھی ہوا اور رہی تھی چاندنی
رفتہ رفتہ لیگئی یاد عزیزان وطن
قبریں تھیں کچھ ٹوٹی پھوٹی کچھ تھی گلگونہ [illegible]
آمد آمد دیکھکر اس مجمع نوخیز کی
اس اندھیری گور میں ہے بیکسی تو بیحقیق
ہم ہی ہیں آزاد دیوں ہی کل ہوا ہوگا یہاں
تھیں جوانی کی ترنگیں عیش کے دھندے تھے [illegible]
ٹوٹی پھوٹی قبر میں یاں اب پڑے ہیں جو یتیم
کی خیانت جنکی خاطر جیسی پہ کھوئی آبرو
پرورش میں جنکی ہوتے تھے ہمیں ہر دم ملال
تھی جدائی جن کی سوہان جگر اور دلخراش
ٹھوکروں سے روندتے ہیں وہ لحد کو بارہا

تارے چھپتے جاتے تھے میلی ہوئی تھی روشنی
مقبرہ میں دوستوں کے مارے بے گور و کفن
بیکسی تھی جنکی ہمدم حسرتیں تھیں سوگوار
ٹوٹی سی اک قبر سے آئی صدائے بیکسی
عاجزی اور بیکسی میں کون ہے تجھ سا شفیق
خوں میں گرمی سر میں سودا دل میں حرص بے انتہا
موت کا آنا نہ تھا دل میں کبھی بھولے سے فکر
ظلم آئے جانے والوں کے سدا سہتے ہیں ہم
پوری کرتے تھے خوشی سے جنکی اک اک آرزو
ایک دم راحت سے بیٹھا تا نہ تھا جن کا خیال
جن کے سر کو کھنے سے ہوتا تھا کلیجہ پاش پاش
یاد بھی انکو نہیں دفن ہمیں کل کر گیا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ بنارس میں باوجود حنفیوں کی مخالفت کے بخیریت تمام ہوا مفصل آئندہ۔

پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر ۹ مئی کو لاہور میں بند ہو کر ۱۳ مئی کو شملہ میں پھر کھل جاوینگے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی سال ختمہ ۱۳ مارچ گذشتہ میں ۵ کروڑ ۲۱ لاکھ ۱۲ ہزار روپے ہوئی۔

لاہور سے بارہ پٹھانوں نے تھرڈ کلاس کا ٹکٹ کلکتہ کا لیا۔ بکنگ کلرک نے ہر ایک پٹھان سے ٹکٹ کی قیمت کے مقررہ کرایہ سے ایک ایک روپیہ زیادہ لے لیا۔ پولیس کو اس معاملہ کی اطلاع دیگئی۔ بکنگ آفس میں روپے کی پڑتال کرنے پر پٹھانوں کی شکایت صحیح پائی گئی تاکو بارہ روپے واپس کردئے گئے معلوم نہیں بکنگ کلرک بھی اس کا دہی کے جرم میں گرفتار کیا گیا یا نہیں (بکنگ کلرکوں کی تنخواہ معقول ہونی چاہئے تاکہ ایسی بددیانتی اُن سے سرزد نہ ہو)

مرگوئی میں ایک قیمتی موتی سمندر میں سے نکالا گیا۔ مبصرین اسکی قیمت ۱۵ ہزار سے ۳۰ ہزار روپے تک بتلاتے ہیں۔ (خدا کی شان)

کلکتہ میں سہ ماہی ختمہ ۳۱ ماہ گذشتہ کو متفرق طریقوں سے ۲۸۷۳۸ چوہے ہلاک کئے گئے۔ اوّل زندہ چوہے کے پکڑنے پر دو آنے فی چوہا انعام دیا جاتا تھا۔ اب صرف ایک آنہ دیا جاتا ہے

بمبئی کے بندرگاہ کے پورٹ ٹرسٹ کی آمدنی سال ختمہ ۳۱ ماہ گذشتہ میں ۲۰ لاکھ ۲۱ ہزار روپے ہوئی۔ خرچ ۱۰ لاکھ روپے ہوا۔ نو لاکھ سے زیادہ روپے بچت میں موجود ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ بغیر کسی مخالفت کے بخیر وخوبی ختم ہوا چندہ ۳۰ ہزار روپے ہوا۔ اللھم زد فزد۔

پونا کے قریب دریا مولا میں ایک ہندو عورت رادھا بائی نام کپڑے دھوتی ہوئی گہرے پانی میں گر پڑی۔ اسکا خاوند اس کے بچانے کیلئے کودا گیا۔ لیکن وہ تیرنا نہ جانتا تھا۔ عورت نے اسکو پکڑ لیا۔ ڈوبنے سے بچنے کی کشمکش میں دونوں ڈوب گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد دونوں کی نعشیں پانی پر تیرتی ہوئی پائی گئیں ربدیاد و منافع بنشینہا است اگر خوہی سلامت بر کنار است۔ یہ ہے شیرازی پیشگوئی جو حرف بحرف پوری ہوئی۔

قادیانی کیطرح نہیں کہ کاٹنے کو دم کریں تو اندھا ہوجاوے۔ اور اگر کسی کے مرنے کی پیشگوئی کریں تو باوجود اختتام عمر طبعی کے مرتے مرتے قادیانی پیشگوئی کی تکذیب کو زندہ رہجائے۔)

ہندوستان میں آجکل ۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۴ سو ۳۸ قحط زدہ امدادی کاموں پر لگے ہوئے ہیں۔ انمیں سے ایک لاکھ ۱۹ ہزار صوبجات متحدہ میں ہیں۔ باقی دوسرے صوبوں میں ہیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے کو سنہ رواں کی پہلی سہ ماہی میں بہ نسبت سال گذشتہ کے اسی عرصہ کے پونے ۱۱ لاکھ روپے زیادہ کی آمدنی ہوئی۔

برٹش گیانا کے ملک میں کئی ایسی عورتوں کے سر اس جرم میں مونڈ وادئیے گئے کہ وہ دسمبر گذشتہ کے بلوہ میں شریک تھیں۔ لارڈ ایلگن کالونیل سکرٹری نے اب یہ حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ سے عورتوں کو ان کے سر مونڈا دینے کی سزا نہ دیجایا کرے۔

جرمن سے ۵۴ متفرق پیشہ ور مرد وعورت ابی سینا کو جاتے ہیں۔ یہ لوگ حرفت اور صنعت کا کام حبش کو سکھلائیں گے۔ یہ اپنے ہمراہ زراعتی آلات بھی لیگئے ہیں۔ یہ سب آدمی تین سال تک ابی سینیا میں رہیں گے۔ اس مہم سے آخری مقصد ابی سینیا میں جرمن کی تجارت پھیلانے کا ہے۔

نٹال کا باغی مفسد بم باٹا بھاگ گیا۔ انگریزی فوج نے اس کے دیہات اور زراعت کو برباد کر دیا۔ بم باٹا زولولینڈ کے اسقدر گنجان جنگل میں بھاگ گیا ہے کہ جہاں اسکا تعاقب مشکل ہے۔ فوج واپس آرہی ہے۔

روس ۷ کروڑ پونڈ کا اور نیا قرضہ لینے والا ہے۔ جرمنی کے بینکوں نے روس کو اور قرضہ دینے سے انکار کر دیا۔ (جو شخص اپنی چادر سے زیادہ پاؤں پھیلائے اس کا اسکے سوا اور کیا حشر ہوگا)

روس نے روپیہ کی طرف سے پریشان ہو کر اب عایا پر انکم ٹیکس لگانے کا اعلان کیا ہے۔ بمقابلیکہ ہندوستان میں یہ ٹیکس ۱۵ سال سے قائم ہے۔

مدناپور میں کھودی رام باکو نامی ایک ۱۵ سالہ طالب علم گرفتار ہوا ہے۔ یہ بنگالی بازار میں ایک پمفلٹ بانٹتا پھرتا تھا۔ جس کا عنوان تھا کیا بھی ہمارے بادشاہ ہیں؟ تھا۔ ایک کنسٹیبل نے اسکو گرفتار کیا جس سے وہ چھوٹ کر بھاگ گیا۔ مگر بابو نایشیندر کرجی انسپکٹر نے مجسٹریٹ کے حکم سے اسے پھر گرفتار کر لیا۔ ضمانت منظور نہیں ہوئی۔ مدناپور میں اس سے بڑا جوش پھیل رہا ہے۔

مدراس میں بھی ندوہ حق بینک کھولنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

اسلام اور برٹش لاء یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیکا مقابلہ جسمیں فوجداری دیوانی و مالگزاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ کر کے بالدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے قیمت ۸/ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

سامانِ تندرستی

برقی سٹ برائے دفعیہ نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی نسبت رگوں کا پانی زائل ہو جاتا ہے دوسری ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلنگ کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت [illegible]

معجون تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے از حد مفید ہے۔ طالب علموں و کلا وغیرہ دیگر دماغی محنت کرنے والے کو ضرور اسکا استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت [illegible]

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی مستی و سستی۔ وہم۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتی ہی اسی وقت کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ہر رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کر دیتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کو بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور قوی دوا شاید ہی ہو۔ ایک دفعہ آزمائیو اور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی ماشہ [illegible] ایک ماشہ سے کم روانہ نہ کیجائیگی۔ مع محصول [illegible]

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہوتی جاتی ہے۔ قیمت ۲۸ خوراک [illegible] سے کم روانہ نہ کیجائیگی، مع محصول [illegible]

صغر سنی شادی

کے نقصانات اور مضرت سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت [illegible]

المشتہر
علم الدین مینیجر دی ہند ایڈیسن ایجنسی۔ کٹڑہ [illegible]۔ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمایش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وی پی قیمت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

مال	قیمت	مال	قیمت
لنگی سادہ	[illegible] سے [illegible] تک فی عدد	کلاہ سادہ	[illegible] سے [illegible] تک
" زرین	[illegible] سے [illegible] " "	" زرین	[illegible] " [illegible] "
پٹی دیسی اونی	۱۲ سے ۱۴ " فی جوڑہ	پٹی سبج	[illegible] سے [illegible] " فی جوڑہ
" پشمینہ	[illegible] " [illegible] " "	" بڑھیا	[illegible] " [illegible] "
کمبل دیسی	[illegible] " [illegible] " فی عدد	کمبل فوجی	[illegible] " [illegible] "
لوئی سفید	[illegible] " [illegible] " "	چادر پشمینہ	[illegible] " [illegible] " "
جراب و دستانہ اونی	[illegible] سے [illegible] تک فی جوڑہ	بنیان و پاجامہ اونی	[illegible] سے [illegible] "
" سوتی	[illegible] سے [illegible] تک فی درجن	" سوتی	[illegible] سے [illegible] تک
فوجی زین خاکی ۱۲ گز	[illegible] سے [illegible] تک	پٹی برائے کوٹ فی تہان ۹ گز	[illegible] سے [illegible] تک
صافہ ٹسری اودا	[illegible] سے [illegible] تک	رومال سوتی	[illegible] سے [illegible] تک فی درجن
ازاربند سوتی	[illegible] سے [illegible] تک فی عدد	صافہ ٹسری خاکی	[illegible] سے [illegible] تک
" ریشمی	۱۲ سے [illegible] تک "	رومال ریشمی	[illegible] سے [illegible] تک فی عدد
تہبان گبرڈن باریک	[illegible] سے [illegible] تک	[illegible]	[illegible] " [illegible] "
جوتہ سادہ ساخت لدھیانہ	[illegible] سے [illegible]	دری برائے پلنگ	[illegible] سے [illegible] تک
" زرین پشاوری	[illegible] سے [illegible] "	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے	
لنگیاں اوڑھنے	[illegible] سے [illegible] "	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔	
رنگین لوئی [illegible] گز طول [illegible] گز عرض	[illegible] سے [illegible] "		

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیٹل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین۔ پیچ اونی و سنہری و روپہری۔ لیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

مطبع اہلحدیث امرتسر [illegible] ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) کے حسب الارشاد چھپ کر شائع ہوا۔